© rasailojaraid.com

بحث و نظر

جناب مفتی مختار اللہ جہانگیروی حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سلسلہ نمبر 2

اختلاف مطالع کے اعتبار و عدم اعتبار کی تحقیق

(قسط نمبر 1)

(۱) سائنسی تحقیقات کے مطابق چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور زمین سورج کے گرد گھومتی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض ممالک میں سورج طلوع ہوتا ہے اور بعض مقامات میں عین اسی وقت سورج نصف النھار پر ہوتا ہے اور کہیں سورج کے غروب کا منظر دکھائی دیتا ہے، جبکہ بعض جگہوں میں رات کا اندھیرا چھایا ہوتا ہے، سورج کے ان مختلف مقامات میں خروج کو مطلع کہا جاتا ہے جسکی جمع مطالع ہے۔ (۲) اسی طرح سائنس کی تحقیق یہ بھی ہے کہ چاند کی اپنی ذاتی روشنی نہیں بلکہ اسکی یہ روشنی سورج کیشعاؤں سے حاصل ہے، چاند کے جتنے حصے پر سورج کی شعائیں پڑتی ہیں تو چاند کا وہی حصہ ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ تو ظاہر بات یہ ہے کہ سورج کے ان مختلف مطالع کی بناء پر چاند کے ظہور کے مقامات بھی مختلف ہیں اور اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں بلکہ یہ ایک اجماعی مسئلہ ہے چنانچہ محقق العصر علامہ ابن عابدین شامیؒ وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں: واعلم ان نفس اختلاف المطالع لانزاع فيه بمعنى انه قديكون بين البلد تين بعد بحيث يطلع الهلال كذافي احدالبلدتين دون الاخرى وكذا مطالع الشمس لان انفصال الهلال عن شعاع الشمس يختلف باختلاف الاقطار حتى اذا زالت الشمس في المشرق لايلزم ان تنزول في المغرب وكذا طلوع الفجر وغروب الشمس درجة فتلك طلوع فجر لقوم وطلوع شمس لآخرين وغروب لبعض ونصف ليل لغيرهم ۔ (روالمحتار ۲ / ۳۹۳) اور نہ اس میں اختلاف کی گنجائش ہے اس لئے کہ اس برق رفتار دور میں ہر ایک شخص دنیا کے مختلف ممالک کے اوقات سے باخبر ہے۔

اختلاف مطالع کو اعتبار: لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس اختلاف کو اعتبار ہے یا نہیں؟ اس بارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں علماء امت کی مختلف اراء ہیں۔(۱) جمھور فقھاء اور محدثین کی رائے یہ ہے کہ اس اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اہل مغرب کی رؤیت اہل مشرق کے لئے حجت ہے۔(۲) بعض علماء دور دراز ملکوں میں اس اختلاف کا اعتبار کرتے ہیں اور قریبی ممالک میں اسکا اعتبار نہیں کرتے لیکن اس بُعد کی تحدید میں کافی اختلاف ہے۔

(۱) جس مسافت میں قصر کی جاتی ہے یعنی (۴۸ میل) وہ بلاد بعیدہ ہیں اور جس میں اتنی مسافت نہیں وہ قریبہ ہیں۔(نووی شرح مسلم ۱/۳۴۸)(۲) جہاں جہاں مطلع میں اتحاد ہو وہ قریبہ اور جہاں مطلع مختلف ہو جائے تو بعیدہ (نووی شرح مسلم ۱/۳۴۸)(۳) دنیا کے مختلف اقالیم ہیں ایک اقلیم کے ممالک بلاد قریبہ ہے اور جب اقلیم مختلف ہو جائے تو بعیدہ ہے۔(نووی شرح مسلم ۱/۳۴۸) (۴) ایک ماہ یا زیادہ کی مسافت (باندازہ ۴۸۰ میل شرعی) بعید ہے اور اس سے کم قریب ہے۔(ردالمحتار ۲/۳۹۳) (۵) خراسان اور اندلس کے درمیان فاصلہ کی مقدار تقریباً ۳ہزار میل ہے) بعید ہے اور اس سے کم ہو تو قریب (تحفہ الاحوزی ۲/۳۶) (۶) مدینہ اور شام کے درمیان فاصلہ جو تقریباً ۴سو میل بنتا ہے بعید ہے اور اس سے کم ہو تو قریب۔(اسلام اور جدید دور کے مسائل ص :۱۲۹) (۷) ایک ملک کے جملہ شہر آپس میں قریب اور دوسرا بعید ہے (تحفہ الاحوزی ۲/۳۸) (۸) رائے مبتلی بہ کا اعتبار ہے مبتلی بہ جس کو بعید سمجھے بعید اور جس کو قریب سمجھے قریب ہے۔(عرف الشذی علی الترمذی ۱/۱۴۹)

(۹) امارات اسلامی میں جتنی ریاستیں داخل ہوں وہ سب قریب ہیں اور جو اس کے علاوہ ہوں وہ بعید ہیں۔(تحفہ الاحوزی ۲/۳۷) (۱۰) علامہ تبریزی فرماتے ہیں کہ ۲۴ فرسخ سے کم مسافت میں اختلاف مطالع ممکن نہیں اور اس کے علاوہ ممکن ہے۔(ردالمحتار ۲/۳۹۳) (۳) اور تیسری رائے یہ ہے کہ اختلاف مطالع ہر جگہ معتبر ہے یعنی ہر مقام کے لئے اپنی اپنی رؤیت ضروری ہے دوسری جگہ کی رؤیت حجت نہیں۔ یہ رائے بعض علماء کا ہے جو کالعدم متصور ہے۔ اصل اختلاف اول اور ثانی کا ہے۔ مذاہب اربعہ کے اکثر علماء کی رائے قول اول کے مطابق ہے اور بعض کی اراء قول ثانی کی تائید کرتی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہب حنفی : علماء احناف کی اس بارے میں دو رائے ہیں۔ (۱) اکثریت کی رائے عدم اعتبار کی ہے جبکہ علامہ زیلعی اور صاحب بدائع وغیرہ کی رائے اختلاف مطالع کی اعتبار کی ہے چنانچہ علامہ زیلعی فرماتے ہیں۔ والاشبه انه يعتبر لان كل قوم مخاطبون بما عندهم وانفصال الهلال عن شعاع الشمس يختلف باختلاف الاقطار والدليل على اعتباره۔ (تبیین الحقائق ۱/۳۲۱)۔ اسی طرح علامہ سید احمد الطحطاوی فرماتے ہیں: يختلف باختلاف المطالع واختاره صاحب التجريد وهوالاشبه لان انفصال الهلال من شعاع الشمس تختلف باختلاف الاقطار وهذاثبت في علم الافلاک والهيأة واقل مايختلف به المطالع مسيرة شهر (طحطاوی حاشیہ مراضی الفلاح ص ۳۵۹) وھکذا فی بدائع الصنائع ۲/۸۳) مگر ان کے علاوہ جمہور فقہاء احناف کے نزدیک ظاہر مذہب عدم اعتبار ہے چنانچہ علامہ ابوالبرکات النسفی اور علامہ ابن نجیم بلکہ جملہ اصحاب متون یہی فرماتے ہیں۔ لا اعتبار لاختلاف المطالع قال ابن نجيم المصرى تحت هذاالقول ۔ فاذا راه اهل بلدة ولم يره اهل بلدة اخرى وجب عليهم ان يصوموا برؤية اولئک عندهم بطريق موجب ويلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب ۔ (البحر الرائق ۲/۲۷۰) اور اسی رائے کو فقہائے کرام نے مفتی بہ اور ظاہر الراویۃ قرار دیا ہے لہذا چند تصریحات بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ قاضی خان فرماتے ہیں: ولا عبرہ لاختلاف المطالع فیظاہر الروایۃ (فتاوی قاضی خان علی ھامش الھندیۃ ۱/۱۹۸) (۲) علامہ طاہر بن عبد الرشید البخاری فرماتے ہیں: لاعبرة لاختلاف المطالع في ظاهرالرواية وعليه فتوىٰ الفقيه ابي الليث السمرقندى وبه كان يفتي شمس الائمة الحلوانى قال لو راى اهل المغرب هلال رمضان يجب الصوم على اهل المشرق۔ (خلاصۃ الفتاوی ۱/۲۴۹) (۳) علامہ حصکفی کا قول ہے: واختلاف المطالع غيرمعتبر على ظاهرالمذهب وعليه اكثرالمشائخ وعليه الفتوى الدرالمختارعلى صدرردالمحتار (جلد ۲/۳۹۳)۔ (۴) علامہ زیلعی باوجود اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے کہ آپ اعتبار کے قائل ہے مگر وہ بھی اکثر مشائخ کی رائے عدم اعتبار کو نقل کرتے ہیں: علی انه لایعتبر اختلاف المطالع (تبیین الحقائق ۱/۳۲۱) (۵) علامہ سید احمد الطحطاوی فرماتے ہیں: قوله واختاره صاحب التجرید وهوالاشبه وان کان الاول اصح۔ (طحطاوی ص ۵۴۱) (۶) علامہ عالم بن علاء الانصاری لکھتے ہیں: وعلیه فتوی الفقیه ابی اللیث وبه کان یفتی الامام الحلوانی وکان یقول لوراه اهل المغرب یجب الصوم علی اهل المشرق (فتاوی التاتار خانیہ ۲/۳۵۵)۔ (۷) علامہ ابن ھمام نے بھی ظاہر مذہب قرار دے کر اسکی ترجیح کی ہے۔ والاخذ بظاہر المذہب احوط (فتح القدیر ۲/۲۴۳) (۸) صاحب فتاوی نور الھدیٰ فرماتے ہیں: لاعبرة وقیل یعتبر هو الاشبه کمافی تبیین لکن الفتویٰ علی الاول (فتاوی نور الھدی ص ۶۷) (۹) کنز الدقائق کے شارح علامہ مصطفیٰ بن ابی عبداللہ الطائی فرماتے ہے: لاعبرة باختلاف المطالع فیلزم اهل المشرق برؤیة اهل المغرب وعلیه الفتویٰ (شرح الطائی علی ہامش رمز الحقائق شرح عینی کنز ۱/۸۱) (۱۰) خاتم محققین علامہ ابن عابدین الشامی فرماتے ہیں: وظاهرالروایة الثانی وهوالمعتمدعندنا وعندالمالکیة والحنابلة لتعلق الخطاب عاماً بمطلق الرؤیة فی حدیث صوموالرؤیة (ردالمحتار ۲/۳۹۳) تلک عشرة کاملة یہ دس ترجیحی اقوال قدیم فقہائے کرام کے بطور نمونہ پیش کئے گئے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں اور یہی مفتی بہ ہے ورنہ اس کے علاوہ بھی دیگر فقہاء کرام کے اقوال موجود ہیں جس سے عدم اعتبار کی تائید ہوتی ہے گویا کہ احناف کا ظاہر مذھب اور مفتی بہ قول اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کا ہے۔

متاخرین احناف کی اراء: متاخرین فقہاء احناف میں علامہ شاہ انور شاہ الکشمیری، علامہ تقی امینی اور مولانا برھان الدین السنبھلی اختلاف مطالع کو اعتبار دینے کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کو مفتی بہ قرار دیا ہے لیکن اکثر فقہاء متاخرین بھی عدم اعتبار کو راجح قرار دیتے ہیں۔

(۱) مثلاً علامہ شیخ عبدالحی الکھنوی کا آخری فتویٰ۔

الجواب: اختلاف مطالع معتبر نیست و حکم یکجا مفید حکم بجائے دیگر میشود اگر خبر رؤیت ھلال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مشتہر شود وانتشار پزیر (مجموعۃ الفتاوی : ۳ / ۷۰) (۲) فقیہ العصر حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں۔ الجواب : اس سے معلوم ہوا کہ مفتی بہ قول یہی ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں۔ (امداد الفتاوی ۲ / ۱۰۷) (۳) مولانا اشرف علی تھانویؒ کا دوسرا فتویٰ۔ الجواب : قیاس تو مقتضی ہے اس کو کہ اختلاف مطالع ہو مگر حنفیہ نے بنابر قول علیہ السلام انا نکتب ولانحسب (الحدیث) اس کا اعتبار نہیں کیا کہ خالی حرج وریاعت قواعد ھیسئت سے نہ تھا پس مقتضیٰ حدیث مسطور کا یہ ہے کہ اختلاف مطالع مطلقاً معتبر نہ ہو، نہ قبل وقوع عبادت نہ بعد وقوع عبادت بلکہ ہر مقام کی رؤیت ہر مقام کیلئے کافی ہو جائے، چنانچہ قبل وقوع عبادت تو کہیں بھی اعتبار نہیں کیا گیا ہاں بعض مواقع میں جیسے بعض بعض صور تج میں اس کا اعتبار کرنا بظاہر مفہوم ہوتا ہے مگر رائے ناقص میں وہ اعتبار اختلاف مطالع کا نہیں۔ الخ۔ (امداد الفتاوی ۲ / ۱۰۸) (۴) مفتی الھند مفتی کفایت اللہؒ کا فتوی بھی عدم اعتبار کو ترجیح دیتا ہے چنانچہ جب آپ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا : اختلاف مطالع شرعاً معتبر نہیں اور حنفیہ کے نزدیک صحیح اور محقق یہی ہے۔ (کفایت المفتی ۴ / ۲۰۹) (۵) ایک اور جواب میں فرماتے ہیں : حنفیہؒ نے احکام میں اختلاف مطالع کا شرعاً اعتبار نہیں کیا فی الواقع مطالع میں اختلاف ہوتا ہے لیکن احکام شرعیہ میں اس کا اعتبار نہیں ہے۔ حنفیہ کا استدلال حدیث صوموالرؤیۃ وافطروالرویۃ سے ہے الخ۔ (کفایت المفتی ج ۴ / ۲۱۱) (۶) مفتی اعظم مفتی عزیز الرحمٰنؒ کا فتویٰ، جنھوں نے دار العلوم دیوبند جو مذھب حنفی کی ایک عظیم درسگاہ ہے سے یہ فتوی جاری کیا ہے تو ظاہر ہے کہ دار العلوم دیوبند کی مجلس علمی کا اس پر اتفاق ضرور ہوگا، چنانچہ فرماتے ہے : اختلاف مطالع عند الحنفیۃ معتبر نہیں ہے، اھل مغرب کو اگر چاند نظر آوے اور ثبوت اس کا شرعی طریق سے اہل مشرق کو ہو جائے تو انہیں بھی روزہ کا افطار لازم ہو جاتا ہے اور رؤیت اھل مغرب کی اھل مشرق کے لئے کافی ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند (عزیز الفتاوی) ۱ / ۳۷۴)۔ (۷) اور ایک دوسرے فتویٰ میں تفصیلاً فرماتے ہیں۔ اور یہی مسلم ہے کہ صحیح اور مختار مذھب کے موافق اختلاف مطالع ھلال صوم وفطر میں معتبر نہیں اھل مغرب کی رویت سے اھل مشرق پر حکم ثابت ہو جاتا ہے اور جبکہ معتبر راجح اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظاہر الروایات و مفتی بہ عدم اعتبار اختلاف مطالع ہے تو پھر اس میں بحث کرنا ہم مقلدین کے لئے بے موقع ہے کیونکہ فقہاء محققین کی توضیح اس کے بارے میں ہمارے لئے کافی حجت ہے۔ البتہ اھل مغرب کی رویت اھل مشرق کے لئے ثابت ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اھل مشرق کو طریق موجب سے اھل مغرب کی رویت محقق ہو جائے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند (عزیز الفتاویٰ) ۱/۳۷۶) (۸) دور حاضر کے محقق و مدقق فقیہ العصر مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ العالی نے اس مسئلہ پر کافی تحقیق فرمائی ہے جس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ آپ کے دو فتاوی ملاحظہ ہوں۔ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ ایسے بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہونا چاہیئے جن کی رؤیت میں ایک دن سے زیادہ کا فرق ہو، اس لئے کہ اس صورت میں مہینہ کے ایام ۲۹ سے کم یا تیس سے زیادہ ہو جائیں گے اور یہ خیال نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ یہ خیال اس لئے صحیح نہیں کہ فنی تحقیق کے مطابق پوری دنیا میں ایک دن سے زیادہ کا فرق ہو ہی نہیں سکتا، اگر کہیں ایسا ہوتا ہے تو اس کا سبب اختلاف مطالع نہیں بلکہ یہ عوارض فضائیہ یا خیالات بشریہ پر مبنی ہے۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۴۸۷) (۹) ایک اور سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: زید کا قول صحیح نہیں صوم میں اختلاف مطالع صرف شوافع کے ہاں ہے اور مالکیہ کا اتفاق ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں بلکہ اھل مغرب کی رؤیت سے اھل مشرق پر صوم (روزہ) فرض ہو جائے گا۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۵۰۰) (۱۰) بلکہ متاخرین فقہاء کرام و مفتیان عظام کا ایک متفقہ فیصلہ اور فتویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے ایک اجلاس میں جو ۱۶۔ ستمبر ۱۹۵۴ء بمطابق ۱۷۔ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ ہوا تھا شائع ہوا ہے کہ حنفیہ کثر اللہ سوادھم کے ہاں مفتی بہ اور ظاہر مذہب عدم اعتبار ہے ملاحظہ ہو وہ فیصلہ اگرچہ اس فیصلہ میں مختلف امور پر بحث ہو چکی ہے لیکن ہم اپنے اس زیر بحث مسئلہ کا حکم نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

اختلاف مطالع صوم (روزہ) و فطر (عید الفطر) میں بشرطیکہ دوسری جگہ ثبوت رؤیت بطریق موجب ہو معتبر نہیں ہوگا۔ صدر مجلس۔ مولانا خیر محمد جالندھریؒ محرر فیصلہ مولانا مفتی محمودؒ، قاسم العلوم ملتان ارکان مجلس: (۱) مفتی رشید احمد صاحب دار الافتاء کراچی (۲) مولانا مفتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد عبداللہ صاحب، خیر المدارس (۳) مولانا محمد صادق ناظم امور مذہبیہ بہاولپور (۴) مولانا مفتی عبدالرحمن، محکمہ امور مذہبیہ بہاولپور اس کے علاوہ بھی کئی علماء ومفتیان اس مجلس کے ارکان تھے۔ تفصیل کے لئے احسن الفتاوی ۴ / ۴۸۲ ملاحظہ ہو۔ اور اس فیصلہ کی مصدقین حضرات علماء کی کافی تعداد بھی مذکور ہے جن میں (۱) مولانا ظفر احمد عثمانی تھانویؒ صاحب اعلاء السنن (۲) شیخ المشائخ مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علیؒ لاہوری (۳) شیخ الحدیث ولی کامل حضرت مولانا عبدالحقؒ بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (۴) مولانا مفتی محمد یوسفؒ صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (۵) مولانا مفتی مسعود احمدؒ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند (۶) مولانا مفتی عزیزالرحمنؒ بجنوری مفتی دارالعلوم دیوبند (۷) مولانا سعید احمدؒ سعید مدرس دارالعلوم دیوبند (۸) مولانا مفتی سعید احمد مفتی مظاہر العلوم سہارنپور۔ اس کے علاوہ بھی ہر مکتبہ فکر حنفی علماء کے تصدیقات موجود ہے۔ تفصیل کیلئے احسن الفتاوی ۴ / ۲۸۲ ملاحظہ ہو۔ گویا کہ علماء احناف قدیماً وحدیثاً سب کا اس پر اجماع ہے کہ حنفیہ کیلئے ظاہر الروایۃ اور مفتی بہ رائے اختلاف مطالع کا عدم اعتبار ہے۔

مذہب مالکی: حنفیہ کی طرح مالکیہ کے نزدیک بھی اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں، بلکہ ان کے ہاں یہ مسئلہ اجماعی ہے۔ ہم مذہب مالکیہ کی چند کتابوں سے بطور نمونہ مذہب کا اقتباس نقل کرتے ہیں۔

(۱) علامہ ابوالبرکات احمد بن محمد الدردیر المالکی لکھتے ہیں: وعم الصوم سائر البلاد والاقطار ولو بعدت ان نقل عن المستفیضہ او عن عدلین بھما۔ (الشرح الصغیر علی اقرب المسالک الی مذہب الامام المالک ۱ / ۸۴۷) (۲) مالکیۃ کے مجتہد حافظ ابو عمر ابن عبدالبر النمری القرطبیؒ مالکیۃ کا مذہب نقل کرکے فرماتے ہیں۔ اذارئی الھلال فی مدینة اوبلدرؤیة ظاھرة اوثبتت رؤیة بشھادة قاطعة ثم نقل ذلک عنھم الی غیرھم بشھادة شاھدین لزمھم الصوم ولم یجزلھم الفطر (الکافی فی فقہ المالکی ۱ / ۲۹۱)۔ (۳) زمان حال کے محقق عالم دین شیخ وھبہ الزحیلی مالکیۃ کا مذہب الشرح الکبیر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: وقال المالکیة اذا رأی الھلال عم الصوم سائرالبلاد قریباً اوبعیداً ولا یراعی فی ذلک مسافة قصر ولااتفاق المطالع ولا عدمھا یجب الصوم علی کل منقول الیه ان نقل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بشهادة عدلين اوبجماعة مستفيضة اى منتشرة ۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/۶۰۶)
(۴) مشہور ومعروف محقق حافظ الدنیا حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے بھی مالکیۃ کا مذہب عدم اعتبار کا نقل کیا ہے ۔ ثانیھما مقابلہ اذارائی ببلدة لزم اهل البلاد کلها وهو المشهور عندالمالكية (فتح الباری ۴/۱۲۳) مالکیہ کی چند تصریحات سے (جو بطور نمونہ ذکر کئے گئے) واضح طور پر معلوم ہوا کہ مالکیہ کا مذہب بھی حنفیہ کیطرح عدم اعتبار کا ہے ۔ بعض علماء کرام نے مالکیہ کا مذہب اسکے علاوہ نقل کیا ہے ۔ آئندہ صفحات میں اس تحقیق کا بھی جائزہ لیا جائے گا ۔

مذہب حنبلی : مذاہب اربعہ میں امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب بھی مذہب حنفی ومالکی کی طرح اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کا ہے اور یہی ان کے ہاں بھی مفتی بہ ہے ۔ نمونہ کے لئے چند کتابوں کی صریح عبارات اور فتاویٰ رقم کئے جاتے ہیں ۔

(۱) محقق زمانہ اور فقہ حنبلی کے مشہور ومعروف فقیہ علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں ۔

اذارای الهلال اهل بلدلزم جميع البلاد الصوم وهذا قول الليثؒ وبعض اصحاب الشافعية (المغنی ۳/۸۸) (۲) علامہ علاؤالدین ابوالحسن علی بن سلیمان المرداویؒ لکھتے ہیں : اذا رأى الهلال اهل بلدلزم الناس كلهم الصوم لاخلاف فى لزوم الصوم على من راه واما من لويراه فان كانت المطالع متفقة لزمهم الصوم ايضاً وان اختلف المطالع فالصحيح من المذهب لزوم الصوم ايضاً ۔ (الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف ۱/۲۷۳) (۳) علامہ ابن تیمیہؒ فقیہ مذہب حنبلی فرماتے ہیں : فالصواب فى هذا والله اعلم مادل عليه قوله صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون واضحاكم يوم تضحون فاذا اشهدشاهدان ليلة الثلاثين من شعبان انه راه بمكان من الامكنة قريب اوبعيد وجب الصوم ۔ (مجموعۃ الفتاویٰ الکبریٰ ۲۵/۱۰۵) (۴) شیخ وھبہ الزحیلی حنبلیہ کا مذہب نقل کرتے ہیں : قال الحنابلة اذا ثبتت رؤية الهلال بمكان قريباكان اوبعيدا لزم الناس كلهم الصوم وحكم من لم يره حكم من راه (الفقہ الاسلامی ادلتہ ۲/۶۰۶) اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اختلاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطالع کا عدم اعتبار ان تینوں مذاہب کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن الجزائری نے بھی واضح الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ان تینوں مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر کو جب بطریقہ شرعی پہنچ جائے تو دوسرے شہر کیلئے بھی موجب صوم (روزہ) وفطر (عید) ہے۔ چنانچہ علامہ الجزائری فرماتے ہیں : اذاثبتت رؤية الهلال بقطرمن الاقطار وجب الصوم على سائر الاقطار لافرق بين القريب من جهة الثبوت والبعيداذا بلغ هم من طريق موجب للصوم ولاعبرة باختلاف مطلع الهلال مطلقاً عند ثلاثةمن الائمة خالف الشافعية (کتاب الفقہ علی مذہب الاربعہ ۱/ ۵۵۰)

مذھب شافعی : اگرچہ امام شافعیؒ اختلاف مطالع کو اعتبار دیتے ہیں اور یہی انکا مذہب ہے لیکن اس حقیقت سے امام شافعیؒ کے بعض مقلدین فقہاء چشم پوشی نہ کرسکے۔ انہوں نے بھی ائمۃ ثلاثۃ کے مطابق قول کیا ہے اور فتویٰ صادر فرمایا ہے۔

(۱) چنانچہ علامہ ابن قدامہ رقم طراز ہیں۔ اذر ای الهلال اهل بلدلزم جميع البلاد الصوم وهوقول الليث وبعض الشافعية (المغنی ۳ / ۴۴) (۲) خود اس بات کا اعتراف شارح مسلم امام نوویؒ بھی کرچکے ہیں اور فرماتے ہیں : والصحيح عنداصحابنا ان الرؤية لاتعم الناس بل تختص بمن قرب ----- وقال بعض اصحابنا تعم الرؤية في موضع جميع اهل الارض (شرح مسلم للنووی ۱/ ۳۴۸) (۳) بلکہ علامہ ابن منذرؒ نے ایک قول امام شافعیؒ سے بھی نقل کیا ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں۔ علامہ ابن منذرؒ کا یہ قول شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے شرح موطأ امام مالک میں نقل کیا ہے۔ قال اكثر الفقهاء اذاثبت بخبر الناس ان اهل بلدمن البلادان قدرأوه قبلهم فعليهم قضائماافطر وهوقول اصحاب الراى ومالك واليه ذهب الشافعي احمد (اوجزالمسالک ۳ / ۶)

((جاری ہے))

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الشریعہ اکادمی، مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

باسمہ تعالیٰ

الشریعہ اکادمی مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کا علمی و فکری جریدہ "الشریعہ" یکم جنوری 1999ء سے انٹرنیٹ پر اپنی اشاعت کا آغاز کر رہا ہے۔ یہ جریدہ جو گذشتہ ۹ برس سے معروف عالم دین اور دانشور مولانا زاہد الراشدی کی زیر ادارت پہلے ماہانہ اور پھر سہ ماہی جریدہ کی صورت میں پابندی کے ساتھ شائع ہوتا رہا ہے، یکم جنوری ۱۹۹۹ء سے اسے پندرہ روزہ میگزین کی شکل دی جا رہی ہے جو ہر انگریزی ماہ کی یکم اور سولہ تاریخ کو مطبوعہ صورت میں شائع ہونے کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی جاری ہوگا اور ویب سائٹ **http://www.ummah.net/al-sharia** پر دنیا کے کسی بھی حصے میں پڑھا جا سکے گا۔ یہ پندرہ روزہ رسالہ اردو میں ہوگا جبکہ الشریعہ کا ایک ماہانہ انگلش ایڈیشن بھی ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو اسی ویب سائٹ پر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ الشریعہ کا خصوصی موضوع "اسلامائزیشن" ہے اور اسلام کے عادلانہ نظام کا تعارف، اسلام کے خلاف کام کرنے والی بین الاقوامی لابیوں کی نشاندہی اور تعاقب، اسلامی احکام و قوانین کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ اور اسلامی تحریکات کے درمیان رابطہ اور مفاہمت کا فروغ اس کے مستقل اہداف ہیں۔ مزید معلومات کیلئے پوسٹ بکس نمبر: 331 جی پی او گوجرانوالہ اور ای میل **alsharia@paknet4.ptc.pk** کے ذریعہ رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

والسلام: حافظ محمد عمار خان

ناصر ڈائریکٹر الشریعہ اکادمی مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ، فون و فیکس: **0431-219663**

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۲۱)
اقتدار کے ایوانوں میں
شریعت بل کا معرکہ
مولانا سمیع الحق
ملک کی تاریخ میں نفاذِ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوانِ بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظامِ اسلام کی جنگ، آغاز، رفتارِ کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہادِ افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔
مؤتمر المصنفین
دار العلوم حقانیہ ٥ اکوڑہ خٹک ٥ نوشہرہ
سرحد (پاکستان)

© rasailojaraid.com